اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

ماہ ربیع الاول ہزاروں سعادتوں اور برکتوں کے ساتھ جلوہ گر ہوا اور نور کی برسات محافل سیرت ومیلاد کی صورت میں برساتا ہوا گزرتا جارہا ہے۔ان محافل میں حسب سابق ذکر خدا ورسول عام دنوں سے ہٹ کر کچھ زیادہ اہتمام کے ساتھ کیا گیا۔نعت خواں حضرات نے خوبصورت لباسوں میں ملبوس ہوکر ،اور خوش نما آوازوں میں نعت سنا کر محافل نعت میں رنگ بھرا اورواعظین خوش بیاں نے اپنی دل آویز تقاریر کے ذریعہ سامعین کے قلوب کو گرمایا۔اب جبکہ سنی عوام کے دل عشق رسالت مآب سے لبریز ہیں اور دماغ ذکر مصطفیٰ سے معطر ہوچکے ہیں تو انہیں اتباع مصطفیٰ میں یقیناً دل جمعی نصیب ہورہی ہوگی ، اتباع مصطفیٰ کا تقاضا ہے کہ سنت پر عمل کرتے ہوئے معاملات میں عدل اور توازن پیدا کیا جائے ،معاملات میں عدل اور توازن تب پیدا ہوتا ہے جب یہ طے کرلیا جائے کہ زندگی حب رسول ﷺ میں بسر کرنی ہے اور حب محبوب اتباع محبوب کو مستلزم ہے ۔چنانچہ محبت کی جو جہات بزرگان دین نے ارشاد فرمائی ہیں ان کی رو سے پہلی جہت یہ ہے کہ ہر اس عمل سے گریز کیا جائے جو محبوب کو ناپسند ہو۔

دوسری جہت یہ ہے کہ محبوب کا ذکر تذکرہ ہروقت نوک زباں پہ رہے اوردل بھی اس کے ذکر سے معمور ہو۔

تیسری جہت یہ ہے کہ اپنے ہر قول وفعل میں اس بات کالحاظ رکھے کہ اس سے محبوب کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود ہے۔

چوتھی جہت یہ ہے کہ اس کے دل میں محبوب کے سوا کسی اور سے محبت کا داعیہ باقی نہ رہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک رسالہ مبداء ومعاد میں تحریر فرماتے ہیں :۔

".........کوشش کرنی چاہئے کہ سنت کے مطابق عمل ہو،اور بدعت سے بچا جائے، بالخصوص اس بدعت سے جو سنت کو چھوڑنے والی ہو۔حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جوکوئی

ہمارے دین میں نئی بات کہے اس کو رد کر دیا جائے۔ایک جماعت کے احوال پر تعجب ہوتا ہے کہ دین میں اس کے مکمل اور تمام ہونے کے باجود نئی چیزیں داخل کر دیتے ہیں۔اور ان نئی باتوں سے دین کی تکیل کی کوشش کرتے ہیں اور اس بارے ذرا خوف نہیں رکھتے کہ شاید اس اختراع سے سنت کو چھوڑا جا رہا ہے۔....................."

مشائخ عظام نے اتباع رسول ﷺ کی جو عملی صورتیں پیش کی ہیں حقیقتا وہی لائق اتباع ہیں۔کیا کبھی ہمارے اسلاف نے اس طرح کے زرق برق لباس زیب تن فرمائے ہیں جو آج ہمارے ثناخوانوں نے پہن رکھے ہیں؟ نسوانی رنگوں اور نسوانی طرز کے لباس، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بعض نے تو تیسری جنس جیسے ریشمی کرتے بھی پہن رکھے ہوتے ہیں، اور عوام کو نعت سنا کر اپنے تئیں عشق مصطفیٰ ان کے دلوں میں موجزن کر رہے ہوتے ہیں، کوئی ثابت کرسکتا ہے کہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین اجمیری چشتی، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت مخدوم علی احمد صابر، حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، (رحمہم اللہ اجمعین) اور ان سے پہلے ائمہ اربعہ و اصحاب رسول ﷺ ایسا ہی رنگ برنگا اور ریشمی لباس زیب تن فرماتے تھے؟

حب مصطفیٰ دلوں میں پیدا کرنے اور عشق رسول کی شمع فروزاں کرنے والوں نے کس ولی، کس صحابی، اور کسی نبی کا لباس پہنا ہوا ہے؟ ذرا غور فرمائیں، جائزہ لیں اور اس ربیع الاول شریف میں طے کرلیں کہ اب ہمیں اپنے لباس کو عشق مصطفیٰ کے رنگ میں رنگنا ہے اور نسوانی رنگوں سے جان چھڑا لینی ہے۔اس بار بڑے شہروں میں ہونے والی محافل میلاد اور سیرت کانفرنسوں میں ایک بات پہلے سے زیادہ دیکھنے میں آئی کہ محفل کے اختتام پر سامعین میں کوئی نہ کوئی کتاب تقسیم کی گئی بعض محافل میں نورانی بیانات و نعتوں کی سی ڈیز بانٹی گئیں۔یہ ایک اچھا رجحان ہے اور اس میں مزید اضافہ ہونا چاہئے۔اللھم زد فزد۔۔۔۔